اللہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح

جلد ۶ — نمبر ۲

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

۱۵ر جنوری ۱۹۳۲ء — چندہ سالانہ دو روپیہ آٹھ آنے — ۶ر رمضان المبارک ۱۳۵۰ھ

ایڈیٹر
قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دار الامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

خلاصہ تقریر جلسہ سالانہ	۳-۵	حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ	مائیں بچوں کی تربیت فرض جانیں	۱۲-۱۴	محترمہ کنیز فاطمہ صاحبہ قادیان
رپورٹ سالانہ	۵-۸	لجنہ اماء اللہ قادیان	احساس فرض	۱۵-۱۶	محترمہ افضل النساء بیگم صاحبہ جویری
"مختصر روئداد جلسہ سالانہ			کمال فن جراحت	صہ ۱۷	ماخوذ
احمدی خواتین"	۸-۱۲		باورچی خانے کے چٹکلے	صہ ۱۸	مولانا محمد ظفر صاحب

Digitized by Khilafat Library

رمضان المبارک کی آمد

Digitized by Khilafat Library

سُن اے شمیم! پھر ہے رسمِ قدیم جاری، ماہِ صیام لایا! پیغام نیکوکاری
دامن میں بھر کے لایا رمضاں فضائل اتنے! ممکن نہیں زباں سے شکرِ عطائے باری!
جنت کی نکہتوں میں دن مل رہے ہیں یکسر، نذب آ کے کر رہی ہے کوثر کی نہر جاری
قرآن کی تلاوت گونجی ہے پھر فضا میں، پھر مومنوں کے دل نے پائی رضائے باری
اِصلاحِ نفس میں پھر مسلم ہوئے ہیں کوشاں، ہیں مغفرت کے نغمے پیہم زباں سے جاری
سینہ میں موجزن ہے تکمیلِ حکمِ یزداں، اور سجدہ جبیں ہیں سرگرمِ عجز و زاری!
دِل میں تڑپ رہی ہے یہ آرزوئے مسعود، اے کاش ہمکو حاصل ہو جائے قربِ باری
اے کاش ماہِ رمضاں یوں پاک صاف کر دے صابن نے جس طرح سے پوشاک ہے نکھاری!!

پُرنور اے مہینے! ہو کیوں نہ تجھ سے اُلفت
وابستہ ہے تجھی سے روحوں کی کامگاری!

سائے میں تیرے پایا قرآں کا خزینہ! خالق کی نعمتوں میں نعمت ہے جو کہ بھاری
انوار کا تقاطر لایا تو ساتھ اپنے ہمسر فلک کے کر دی تو نے زمیں ہماری
کرتا ہے تو کشادہ مقبولیت کے در کو نزدِ خدا کیا ہے، غفلت ہے سب اتاری!
روحانی راستے میں کرتا ہے تو اُجالا، صبر و رضا سکھا کر طاعت کی خو سنواری،
اے برکتوں کے زینے! تقدیس کے سفینے! مقبولیت کے چشمے پہنچا ہماری زاری،
بستانِ احمدی میں پھر وہ بہار آئے، صرصر کی ٹھوکروں نے روندی ہے یہ کیاری،
تو اے نشانِ رحمت! شاداب اس کو کر جا تا رونقیں وہ اگلی پھر پائیں استواری!

پھر اُس کا بول بالا! سارے جہاں میں کر دے
صرصر زدہ چمن کو، وقفِ بہار کر دے

خاکسارہ "شمیم" ازجو کسے اپر برہما۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۳۲ء

خلاصہ تقریر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

"یہ حضور کی تقریر کے جستہ جستہ حصے کے کچھ نوٹ ہیں۔ بوجہ مشق نہ ہونے کے کوئی خاتون مکمل نوٹ نہیں لے سکی لہذا جو کچھ ملا ہے۔ وہی شائع کیا جاتا ہے۔" (ایڈیٹر)

فرمایا۔ میں نے پچھلے سال غالباً کشتی نوح پڑھنے کی ہدایت کی تھی میں اب سننا چاہتا ہوں کہ جن بہنوں نے کشتی نوح پڑھی اور سنی ہے۔ وہ کھڑی ہو جائیں (بیبیاں جب کھڑی ہو گئیں، تو فرمایا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابھی ہماری جماعت میں زیادہ چرچہ نہیں ہوا۔ مگر ایک حد تک لجنہ اماء اللہ قصوروار ہے کہ اس نے عام اعلان پر جوش کا اظہار نہیں کیا ہے۔

میں نے قرآن کریم کا ایک رکوع جو اس وقت پڑھا ہے۔ بغیر کسی ارادے کے یونہی کھولکر پڑھا ہے۔ کیونکہ میں عورتوں کے جلسے میں کبھی سوچ کر نہیں مضمون کہتا کیونکہ جانتا ہوں کہ عورتیں سنتی ہی نہیں۔

Digitized by Khilafat Library

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ بادلوں سے پانی برساتا ہوں۔ اکثر عورتوں اور مردوں کا خیال ہو گا کہ بادل کوئی جانور ہے جو سمندر سے جاکر پانی پی آتا ہے۔ مگر بارش بھاپ کے برسنے کا نام ہے۔ بے شک گندے پانی سے بادل بنتا ہے مگر وہ اللہ تعالیٰ کی مشین میں جاکر مصفّا ہو کر برستا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسی طرح تم لوگوں کو ہر ایک نعمت دماغ سمجھ وغیرہ دی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے الہام سے صاف ہو کر تم نیک بنتے ہو۔ انسان ہی اللہ تعالیٰ کے پانی کو جس رنگ میں قبول کرتا ہے اسی طرح انسان بنتا ہے۔ دیکھو سرسوں اور ہڑ اور آم مختلف پھل ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا پانی ایک ہی چیز ہے۔ مگر چیزیں اپنے اپنے اثر قبول کرتی ہیں۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کے کلام سے مومن اپنے ایمان میں بڑھ جاتا ہے۔ کافر اپنے کفر میں بڑھ جاتا ہے۔ اور منافق اپنے نفاق میں بڑھ جاتا ہے۔

دل کا بدلنا بندے کا اپنا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت تو وسیع اور عام ہے۔ دیکھو یہی کلام الٰہی ہے جس سے حضرت ابوبکر صدیق بنے یعنی جسکا ذرہ ذرہ سچ بولنے والا تھا۔ کہاں تو اتنے رقیق القلب انسان تھے اور پھر ایسے بہادر ہو گئے۔ کہ حضرت عمر وغیرہ سے کہا کہ کوئی بات ہی رسول کریم کی منسوخ نہیں کروں گا۔ قرآن کریم نے وہی ابوجہل جو کہ ابوالحکم بھی تھا۔ پیدا کیا۔ تو کلام الٰہی سے اسی طرح انسان اپنی سمجھ کے مطابق فائدہ اٹھاتا ہے۔ ورنہ کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔

دیکھو میری تقریر سے بھی اپنی اپنی سمجھ کے موافق فائدہ اٹھا سکو گی۔ اللہ تعالےٰ تو بارش برساتا ہے۔ مگر فائدہ اٹھانا انسان کا اپنا کام ہے۔ اسی طرح تم اگر کسی سچائی کو قبول کرو تو اس میں اپنی محنت بھی کرو۔ دیکھو سلائی کرتی ہو تو کیا سوئی خود بخود ہی سکتی ہے۔ نہ خود بخود روٹی پک سکتی ہے اگرچہ آٹا۔ پانی۔ آگ موجود ہو لیکن جب خود محنت نہ کرو گی۔ کیا خود بخود روٹی تیار ہو جائیگی۔ ہرگز نہیں۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ نے اپنا الہام نازل کر دیا۔ اب اسے سیکھنے اور سمجھنے کی کوشش کرو۔ تب فائدہ ہوگا۔ ویسے کچھ نہیں بن سکتا۔ علم دین سیکھو یہ مت سمجھو کہ ہم گنہگار ہیں۔ ہم کو علم دین سیکھنے کی بھلا کیا توفیق حاصل ہوگی۔ خوب جان لو کہ اگر تم بہت بڑے گنہگار ہو تو اللہ تعالےٰ بھی سب سے غفور رحیم ہے۔ کیا پھر تم زیادہ بڑے ہو یا اللہ بہت بڑا زبردست ہے۔ اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگو وہ ضرور بخش دیگا۔ اسی طرح قرآن کریم میں حکم ہے۔ اقامت نماز کا عورتیں جماعت سے نماز پڑھیں تو بہت بہتر ہو۔ نماز باجماعت پڑھو تو ہزاروں طور سے فائدے حاصل کرو۔ اکیلے نماز پڑھنا درست نہیں۔ اگر عورتیں یہ عزم کریں۔ تو کچھ مشکل نہیں۔ اور نہ عورتوں کو ممانعت ہے۔ عورتیں جماعت کر سکتی ہیں۔ جماعت سے کوئی تکلیف نہیں نہ فرق۔ صرف اتنا فرق ہے۔ کہ ثواب ستر گنا زیادہ ملیگا۔ اور اسی طرح روحانیت اور دین میں عورتیں زیادہ ترقی کر سکتی ہیں۔ اسی طرح خرچ اللہ تعالیٰ کے راہ میں کرنا ہے۔ میں جماعت کی عورتوں کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ انہوں نے ساری دوسری عورتوں کی نسبت بہت زیادہ ایثار اور مالی قربانیوں میں حصہ لیا ہے۔

ہماری بہنیں چندے دینے میں بہت زیادہ بہادر ہیں۔ مگر پوشیدہ طور سے دینا اور مخفی طور سے دینا بہت زیادہ ثواب رکھتا ہے۔ ہمارے ملک میں جہیز دینے اور دکھلا کر دینے کی بہت زیادہ رسم ہو گئی ہے۔ اس کی مثال اس عورت کی ہے جسنے ایک انگوٹھی دکھلانے کے لئے اپنا گھر جلا دیا تھا۔

تو کسی غریب کی امداد کرو۔ مگر وہ پیسہ اگر دو [illegible] تمہیں گھاٹا نہیں ہوگا۔ نہ اللہ تعالےٰ اسے ضائع کریگا کیونکہ وہ تو دونوں جہان کا مالک اور شہنشاہ ہے

قرآن کریم کی پیشگوئیوں کو اگلے انبیاء بیان کرتے آئے ہیں۔ اور گویا رشک کرتے آئے ہیں۔ پھر کس قدر افسوس ہے کہ تم اس کی وحی سے فائدہ نہ اٹھاؤ۔ اسکے احکام کی تعمیل نہ کرو۔ یاد رکھو اس کی مخالفت سے سزا بھی عبرتناک ہوگی۔

Digitized by Khilafat Library

عورتیں اپنے آپکو کمزور جانتی ہیں۔ مگر یہ کوئی خوبی کی بات نہیں۔ مرد کبھی تھکنے کی شکایت نہیں کرتے۔ مگر عورتیں گاڑی تک چلنے سے بھی اپنی کمزوری اور نزاکت ہی ظاہر کرتی ہیں۔ پھر افسوس یہ ہے۔ کہ اپنی لڑکیوں کو بھی یہی سکھلاتی ہیں۔ یہ کوئی اچھی خوبی نہیں۔ جن لوگوں کو ترقی کرنی ہوتی ہے۔ وہ کبھی بھی اپنی کمزوریاں ظاہر نہیں کرتے۔ جتنا انسان اپنے نفس پر جبر کرے۔ وہ ترقی میں بڑھتا جاتا ہے۔ تو دین میں روحانیات میں ترقی کرنے میں اپنے نفس پر جبر کرو۔ پھر خود بخود مشق

ہو جائیگی۔ دوسروں سے آگے بڑھنے کی کوشش نہیں کرتے مسلمان قوم اسی لئے سب قوموں سے پیچھے رہ چلی ہے۔ مولانا اسمٰعیل شہید نے دوسروں کو شکست دینے کے لئے تیرنے میں ترقی کی تھی۔ چاہیئے کہ تم سلائی میں تعلیم میں معلمی میں لیکچروں میں۔ دوسری قوم کی عورتوں کو شکست دو سابقو بالخیرات بنو۔ یہ موتی ترقی کی علامت ہے۔ فضل اللہ کی وارث بنو۔ اپنے نفسوں کو ٹٹولو کہ کیا تم میں یہ مادہ ہے۔ کوشش کرو کہ دوسری عورتوں سے بڑھ جاؤ۔ اگر تم نے چندہ میں زیور دیئے ہیں۔ تو اللہ تعالےٰ کا وعدہ ہے کہ تمکو اس سے کئی گنا زیادہ بہت نقرہ کا زیور دیا جائیگا۔ اور فضل الٰہی کی وارث بنو گی

ایک زمانہ تھا کہ جو مسلمان دنیا میں غالب تھے مگر اب ذلیل ہو گئے۔ اللہ نے فرمایا ہے۔ کہ جو ہمارے قوانین کو توڑے گا۔ اس کا یہی بدلہ ملیگا۔ غلام بنا دیئے گئے۔ غفلت و سستی چھوڑو۔ اپنے اندر ہمت و استقلال پیدا کرو۔ اللہ تعالےٰ اولاد دے تو اولاد کی تربیت بھی سکھا دے۔ میں بھی دعا کر دیتا ہوں +

وی ۔ پی بھیجے گئے

جن مصباحی بہنوں نے جلسہ سالانہ پر چندہ مصباح دنیا یا اور انہیں فرمایا۔ ان کے نام یہ پرچہ وی ۔ پی کیا گیا ہے۔ امید ہے وصول کر لیا جائیگا۔ اس کے بعد ان تمام مصباحی بہنوں کے نام وی پی ہوں گے جنکی طرف سے چندہ پیشگی وصول نہیں ہوا بہتر ہے۔ کہ بذریعہ منی آرڈر بھیجیں کیونکہ وی ۔ پی پر

رپورٹ سالانہ لجنہ اماء اللہ قادیان

خدا کے فضل و رحم کے ساتھ

دفتری کام و عملہ

خدا کے فضل و رحم کے ماتحت ہماری لجنہ روز بروز ترقی پر ہے۔ اور ممبرات اور کارکنات کو جوں جوں تجربہ ہوتا جاتا ہے۔ انتظام زیادہ منظم اور باقاعدہ ہوتا جاتا ہے۔ سب ممبرات حتی المقدور اخلاص و توجہ سے کام کر رہی ہیں۔ امسال سال سنہ ۳۰ء و ۳۱ء میں سکرٹری لجنہ کی تعلیمی مصروفیت کی وجہ سے خاکسارہ نے سکرٹری کے فرائض سر انجام دیئے باقی عملہ وہی رہا جو گذشتہ سال تھا

اجلاسات

لجنہ کا اجلاس ہر مہینہ میں چار دفعہ ہوتا ہے۔ یعنی کل سال بھر ۵۲ ہوئے اور اس کے علاوہ کبھی کبھی فوری اور غیر معمولی بھی ہوئے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library

تبلیغی کام و جلسہ وغیرہ کی رپورٹ

امسال زیر رپورٹ میں بھی گذشتہ سالوں کی طرح سیرت نبوی کا جلسہ زیر اہتمام لجنہ اماء اللہ قادیان ہوا۔ مستورات کی تعداد چھ سات سو کے قریب تھی۔ خواتین نے تقریریں کیں۔ اس کے علاوہ ماہواری جلسے بھی زیر اہتمام لجنہ اماء اللہ مختلف محلوں میں ہوتے

۵؍ زائد خرچ آتا ہے ۔ (منیجر)

رہے ہے۔ مختلف موضوع پر ممبرات لجنہ تقاریر کرتی رہی ہیں۔ پردہ کے متعلق خاص طور پر مستورات کو توجہ دلائی گئی۔ ۵ ٹریکٹ سیرت نبوی کے موقع پر باہر کی لجناؤں کو بھیجے گئے۔ نیز ۲۵ خطوط باہر کی لجناؤں کو لکھے گئے۔ کہ سیرت نبوی کے جلسے اپنی زیر نگرانی کرائیں۔

تعلیم و تربیت

اس سال مدرسہ بنات قادیان کیطرف بھی لجنہ نے خاص توجہ رکھی ہے۔ اور ایک تعلیمی بورڈ خواتین میں سے منتخب کیا گیا جس نے سال زیر رپورٹ میں ۹ دفعہ مدرسہ بنات کا معائنہ کیا۔ اور ضروری امور ناظر صاحب تعلیم و تربیت کو توجہ دلائی اور قابل اصلاح امور کیمتعلق تجاویز لکھکر پیش کیں۔ اقتصادی اور اخلاقی اصلاح کے لئے یہ تجویز کی گئی۔ کہ طالبات مدرسہ اور معلمات اپنے مدرسہ کے لباس کو بالکل سادہ رکھا کریں۔ چنانچہ اس کے متعلق نظارت تعلیم کیطرف سے احکام جاری کئے جا چکے ہیں۔

امۃ الحی لائبریری

جیسا کہ سب کو معلوم ہے۔ کہ لجنہ نے سیدہ امۃ الحی مرحومہ کی یادگار میں ایک لائبریری خواتین کے لئے قائم کی ہوئی ہے۔ اس میں دینی کتب اور دوسری ہر طرح کی ادبی۔ تاریخی کتابیں موجود ہیں۔ جن کی مجموعی تعداد سوقت قریباً ایک ہزار ہے۔ اس کے علاوہ مختلف رسالے ہیں۔ لائبریری ہفتہ میں تین بار کھولی جاتی ہے۔ ہفتہ کے دن مستورات کے درس کے بعد اور نیز منگل کے دن عام خواتین کے لئے اور جمعہ کے دن صرف ممبرات کے لئے۔ الحمد للہ احمدی خواتین میں کتب بینی اور مطالعہ کا مذاق ترقی کر رہا ہے۔ چنانچہ سال زیر رپورٹ میں ۱۱۳ کتابیں مطالعہ کے لئے لائبریری سے باہر گئیں۔ اور بعض غیر ممبرات نے لائبریری میں بیٹھکر کتب کا مطالعہ کیا۔ سال آئندہ میں ارادہ ہے۔ کہ مزید کتب خرید کر لائبریری کو اور بھی وسعت دیجاوے۔ انشاء اللہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دستکاری صنعت و حرفت

امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جو نمائش دستکاری لجنہ کیطرف سے قائم کی گئی تھی اسمیں مندرجہ ذیل شہروں کی خواتین نے حصہ لیا:-

قادیان۔ لاہور۔ امرتسر۔ لائلپور۔ گوجرانوالہ۔ مظفر گڑھ۔ بٹالہ۔ منٹگمری۔ لدھیانہ۔ پشاور۔ پانی پت کرنال۔ شاہجہانپور۔ جھریا۔ حیدر آباد دکن۔ اور سماٹرا۔ انعامی لحاظ سے سماٹرا اول رہا۔ اور حیدر آباد دکن سیکنڈ اور قادیان تھرڈ۔ منافع کے لحاظ سے قادیان اول رہا۔ کل منافع لعہ ۹؍ ہوا۔ اور کل خرچ للعہ ۲؍ ہوا تھا۔ بقیہ منافع امانت میں رکھوا دیا گیا ہے۔ تقسیم انعامات کیوقت مبلغ چالیس روپے انعامات پر خرچ ہوئے گویا کل منافع جو اس سال میں بچا وہ عہ ۱۵؍ ہے۔ لجنہ کا ارادہ ہے۔ کہ اگر اللہ تعالے اسمیں مزید ترقی عطا فرمائے تو قومی فلاح و بہبودی کے لئے اس سے کوئی ایسی جائداد خرید لی جائے جسکا منافع ترقی اسلام میں خرچ ہو۔

انعامات جو بھیجے گئے ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

اوّل - گولڈن میڈل بحیثیت مجموعی اول رہنے پر لجنہ سماٹرا

Digitized by Khilafat Library

دوم - سلور میڈل نونی صاحبہ اہلیہ طالب سکرٹری لجنۃ اماء اللہ سماٹرا نے کشیدہ کاری کے کام میں اول رہنے پر حاصل کیا۔

سوئم - سلور میڈل کروشیا کے کام میں اول رہنے پر ہمشیرہ سیدا سادی آف سماٹرا کو دیا گیا۔

چہارم - سلور میڈل تارکشی کے کام میں اول رہنے پر اہلیہ چودھری محمد شریف وکیل آف منٹگمری کو دیا گیا۔

پنجم - سپیشل سلور میڈل بحیثیت مجموعی سیکنڈ رہنے پر لجنہ حیدر آباد کو بھیجا گیا۔

ششم - سلور میڈل موتیوں کے کام میں اول رہنے پر اس خاکسار نے پایا۔

ہفتم - کروشیا کے کام میں سیکنڈ رہنے پر تذکرۃ الشہادتین امۃ اللہ بیگم آف لاہور کو دی گئی۔

ہشتم - تارکشی کے کام میں سیکنڈ رہنے پر اہلیہ سید ولی اللہ صاحب نے انعام حاصل کیا۔

نہم - سلائی کے کام میں سیکنڈ رہنے پر حمیدہ بانو بنت ڈاکٹر محمد علی خانصاحب مرحوم و اہلیہ مفتی فضل الرحمن صاحب کو مذکورہ کتابیں دی گئیں۔

دہم - موتیوں کے کام میں بھابی زینب کو بھی مذکورہ کتاب دی گئی۔

دستکاری کا کام بھی ۱۹۲۷ء سے جاری ہے۔

اس مد میں سال زیر رپورٹ میں ۲۳۸ روپے ۸ر آنہ

۶ پائی کی اشیاء آئیں اور ۵۴ روپیہ ان کے بنوائے جانے پر خرچ آئے۔ بکری ۳۵۵ روپے ۶ پائی ہوئی یعنی منافع کل ۸۴ روپے ہوا۔

اور ابھی اس کے علاوہ کچھ رقمیں قابل ...

بیرونی لجنات سے تعلق

سال زیر رپورٹ ...
لجنہ کے س...
ذیل لجن...
رہی ہیں۔ اور مرکزی لجنہ کیساتھ ...
ضروری اطلاعات وہدایا...
رہی ہیں۔
دہلی۔ گجرانوال...
لاہور۔ حیدر آباد ...
مالابار سماٹر...
کا...

پاس کی ہے۔ کہ مستورات سے چندہ کر کے اس کمی کو
...را کیا جائے۔ غالباً دو سو تک ضرورت ہوگی انشاء اللہ
...سال اس پر عمل درآمد ہوگا۔

...ختلف مدات ...نتظام

انتظام - ہر ایک محلہ کی الگ الگ محصلہ مقرر کی گئیں۔ جو کہ ہر مہینہ باقاعدہ چندہ عام
...ل کر کے۔ محاسبہ کے پاس
...ں چندہ کو دفتر محاسب
...ل کرتی رہتی ہیں جنکی
...لجنہ کرتی ہے۔ نیز
...یری اور سائر
...سکی محصلہ
...پہلے

دعوت طعام دی گئی۔ اور ایک پلنگ بھی لجنہ نے اپنے چندہ سے تیار کروا دیا ہے۔ تاکہ غریب و نادار لوگوں کے جنازوں کے کام آسکے جسپر قریباً ۱۵ روپے خرچ ہوئے۔ علاوہ ازیں لجنہ کیطرف سے ایک یتیم لڑکی کو وظیفہ تعلیم بھی دیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ وسعت دیوے تو خیال ہے۔ کہ آئندہ لڑکیوں کو ڈاکٹری تعلیم پانے کے لئے بھیجا جاوے ؞

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختصر روئداد جلسہ سالانہ

خواتین جماعت احمدیہ سنہ ۱۹۳۱ء

اللہ تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ اس کے فضل و کرم اور غریب نوازی کے ساتھ اس سال بھی جلسہ سالانہ مستورات بخیر و خوبی زیر اہتمام لجنہ اماء اللہ اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

مختلف مقامات اور شہروں کی مستورات نے ہماری مقررہ فرودگاہوں میں قیام فرمایا۔ سالہائے گذشتہ کیمطابق اب کی دفعہ بھی مستورات کے قیام کا انتظام کیا گیا۔ دار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ دار حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ اور مرزا گل محمد صاحب کا مکان لیکن مہمان مستورات کی زیادہ آمد کیوجہ سے اضافہ دفتر لجنہ کا بھی کرنا پڑا۔ گویا اس سال بجائے تین جگہ کے انتظام کے لجنہ اماء اللہ کو

چار جگہ کا انتظام کرنا پڑا - اللّٰھم زد فزد - آمین

مہمان نوازی و دیگر انتظامات جلسہ کے لئے لجنہ اماء اللہ کیطرف سے مقرر کردہ والنٹیر اور کارکن خواتین نے حتی الامکان اپنے مفوضہ فرائض نہایت مستعدی اور خوش اسلوبی سے سرانجام دئے -
فجزاھن اللہ احسن الجزاء آمین -

مہتمم صاحب جلسہ نے بھی اپنی ذمہ واری خوبی سے سرانجام دی اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے - آمین

جلسہ گاہ میں سامعات کی تعداد گذشتہ سال کی نسبت بہت زیادہ تھی - حتیٰ کہ وہی جلسہ گاہ جو سالہائے گذشتہ میں کافی وسیع تھا - جسکی دیوار توڑ کر ایک باہر کیطرف احاطہ بنا کر توسیع کی گئی تھی - وہی اب تنگ اور ناکافی محسوس ہونے لگا - جسطرف نظر پڑتی مستورات ہی مستورات نظر آتیں - تمام جلسہ گاہ اس کے در و دیوار اور چھت نیز دوسرے گھروں کے چھت بھی سب کے سب اٹے پڑے تھے - یہ نصرت الٰہی کا نظارہ دیکھکر اس امر کا احساس ہوا - کہ آئندہ سال کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام وسّع مکانک - کے ماتحت ضرورت ہے - کہ اس جلسہ گاہ کو جو ایک وقت میں بڑا فراخ تہا - بالضرور فراخ کیا جائے - حاضرات کی تعداد قریباً چھ سات ہزار تھی - مبارک ہیں وہ بہنیں جنہوں نے اس سفری مشقت کو محض اللہ تعالےٰ کی رضاء کیخاطر جھیلا - تا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خوانچہ روحانی سے وہ غذا حاصل کریں - جو ہر جھوٹی اشتہا سے مستغنی کردے اور اس کے منبع کافوری سے وہ آب زلال پئیں - جو نفسانیت کی آگ کو بالکل سرد کردے - جیساکہ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے - ان الابرار یشربون من کاس کان مزاجہا کافورا - مبارک ہیں وہ جو خدا کی رضا کے متلاشی ہیں - اللہ تعالےٰ بہنوں کو ہر سال ارض حرم میں داخل ہونیکی توفیق عطاء فرمائے آمین -

حسب پروگرام ناظر صاحب دعوۃ تبلیغ مقرر صاحبان و مقررات کی تقریریں اپنے اپنے مقررہ وقتوں میں ہوتی رہیں - افسوس کہ بعض وجوہ سے تقاریر کے نوٹ نہ لئے جا سکے - حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دلپذیر تقریر جو طبقہ نسواں کے لئے قیمتی نصائح ہیں - انشاء اللہ جلد ہی مرتب ہو کر برائے اشاعت بھیجدی جائیگی - اور ایسا ہی مضمون بھی -

جلسہ پر بیعت کرنے والی مستورات کی تعداد اڑھائی سو تھی - جن کے نام باقاعدہ درج رجسٹر کر لئے گئے -

رپورٹ سالانہ کارگذاری لجنہ اماء اللہ قادیان مفصل تفصیل کے ساتھ سنادی گئی -

اب کی دفعہ چندہ کی تحریک نہ ہونے کے باعث پھر بھی دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی بہنوں نے بڑی وسعت قلبی اور فراخدلی سے چندہ دیکر اخلاص اور سلسلہ عالیہ کی خیر خواہی کا ثبوت دیا - فجزاھن اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والاخرۃ -

نقد چندہ تقریباً چار سو ۴۰۰ و طلائی و نقرئی زیورات پر مشتمل تھا - اس کے علاوہ پارچات بھی تھے جلسہ پر زنانہ دستکاری کی نمائش گاہ موزوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موقعہ پر نہایت عمدگی سے کھولی گئی ۲۴ر دسمبر ۱۹۳۱ء کو
انعام کے متعلق کمیشن کے فیصلہ کا دن تھا۔ چنانچہ ۴ بجے
کے قریب ممبرات کمیشن جمع ہوگئیں۔ اور انعامات کے متعلق
فیصلہ ہوا۔ اس کی اطلاع پھر انشاء اللہ تعالیٰ دیجائیگی۔
علاوہ قادیان کے مندرجہ ذیل مقامات سے اشیاء
برائے نمائش موصول ہوئیں۔ مالا بار۔ حیدر آباد
کرنال۔ جہلم۔ لاہور۔ امرتسر۔ مظفر نگر یوپی۔ آڑھا۔
شہر امانڈا ہیڈ۔ منٹگمری۔ گجرات۔ بٹالہ۔ دہلی۔
خصوصیت کے ساتھ وہ بہنیں قابل شکریہ
ہیں۔ کہ جنہوں نے اپنا عزیز وقت اللہ تعالیٰ کی محبت
میں نمائشی اشیاء کی تیاری میں صرف کیا۔ اور پھر وہ
تیار کردہ چیزیں بھی اسلام کی ترقی کے لئے وقف کردیں
اللہ تعالیٰ اس کار خیر میں تمام بہنوں کو بیش از بیش حصہ
لینے اور اسکو اعلیٰ پیرایہ کیساتھ بارونق کرنیکی اپنے فضل
کیساتھ توفیق عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین۔
کیا میں آئندہ سال کے لئے یہ امید رکھوں کہ
تمام لجنائیں نمائش کی ترقی کے لئے ہر طرح جدوجہد
سے کام لینگی اسکا فکر کرینگی اور ابھی سے اس کام کو
شروع کروا دینگی۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ آمین۔
آپ لوگوں سے میری یہ درخواست ہے۔ کہ
آئندہ سال خصوصیت سے اسکا خیال رکھیں اور اس
تحریک کو جو دینی طور پر مفید ہونیکے علاوہ اقتصادی فائدہ
بھی رکھتی ہے۔ ضرور کامیاب بنانیکی کوشش فرماویں۔
امسال نمائشی ٹکٹوں کی بکری زیادہ رہی لیکن
بکری فروخت اشیاء نمائشی قلیل۔ اللہ تعالیٰ ہماری
غفلتوں اور سستیوں کو اپنے فضل کے ساتھ
دُور فرما کر آئندہ اس کی تلافی کی توفیق عطا فرماوے۔
آمین و باللہ التوفیق +

(مریم اہلیہ حافظ روشن علی صاحب مرحوم)

جلسہ کی دوسری رپورٹ

(ایک اور قلم سے)

Digitized by Khilafat Library

زنانہ جلسہ گاہ اور سٹیج کا انتظام حضرت سیدہ
مریم بیگم صاحبہ ام طاہر احمد سیکرٹری لجنہ اماء اللہ
کے سپرد تھا۔ گو آپ تھوڑے دن ہوئے کہ لاہور
ہسپتال سے زیر معالجہ رہ کر واپس تشریف لائیں۔
اور بیمار تھیں۔ مگر جس تندہی اور محنت سے انہوں
نے شبانہ روز جلسہ کا کام کیا ہے۔ وہ ہر ایک معمولی
بہن کا کام نہیں ہو سکتا۔ ہم میں سے اکثر عورتیں اپنی کسی
ذرا سی تکلیف اور بیماری کیوجہ سے ہمت ہار دیتی ہیں
مگر بقول کسی کے ع

ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد

خدا تعالیٰ اگر کسی کو اونچا مرتبہ دیتا ہے۔ تو ہمت
بلند ہمت اور عالی شان عزم بھی پیدا کر ہی دیتا ہے۔
الا ماشاء اللہ سو سیدہ ام طاہر صاحبہ کی زیر ہدایات
خوش اسلوبی سے کام ہوتا رہا۔ اور جہاں تک میرا
مشاہدہ ہے۔ کوئی شکایت سننے میں نہیں آئی۔

بلکہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح علیہ السلام کی تقریر کے وقت تو جلسہ گاہ اور ارد گرد کے سارے کوٹھے اور دیواریں عورتوں سے پُر تھے۔ اور وسیع جلسہ گاہ کے صحن میں تو تل رکھنے کی بھی جگہ نہ تھی۔ پانچ چھ ہزار سے زیادہ مستورات ہوں گی۔

سٹیج اور نزدیکی بنچوں پر زیادہ تر غیر احمدی اور بیرونی مہمان بہنوں کو جگہ دی گئی تھی۔ جلسہ گاہ میں پانی کا مہمان بیویوں اور بچوں کے لئے ان کی جگہ پر پہنچانے کا انتظام تھا۔ جو والنٹیر لڑکیوں کے ذمہ تھا۔ اور وہ بہت جلدی کسی کے پانی طلب کرنے پر ان کو پہنچاتی تھیں۔

جلسہ کی ابتدا پہلا دن

بہت سی مہمان بیویاں تو جمعہ کی نماز میں ہی آکر شامل ہو گئی تھیں۔ اور مسجد نور کے ارد گرد بیسیوں خواتین خطبہ جمعہ سننے کو بیٹھی میں نے دیکھیں۔ باقاعدہ ہفتہ کے دن ۲۶ دسمبر ۱۹۳۱ء ٹھیک ۱/۲ ۱۰ بجے کارروائی جلسہ شروع ہوئی۔ سب سے پہلے تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ سیالکوٹ نے اپنی تقریر امانت اسلام پر شروع کی۔ اتنے بڑے مجمع میں اور پھر جہاں ہر قسم کی عورتیں جمع ہوتی ہیں (یعنی صرف تعلیم یافتہ طبقہ ہی نہیں ہوتا) اور بچوں کیساتھ گفتگو کا سلسلہ بھی شروع رہتا ہے۔ اسلئے کسی مقررہ کو بولنا حد سے زیادہ مغز خوری کرنا ہوتا ہے۔ مگر ہزار آفرین سیدہ فضیلت صاحبہ پر جسنے کامیابی سے اپنی تقریر ختم کی آپکی تقریر بہت عمدہ تھی۔ چاہیئے کہ مضمون کی صورت میں علیحدہ مصباح میں چھپ جائے۔

اس کے بعد جناب شیخ یعقوب علیصاحب عرفانی کا وقت تھا۔ مگر آپ بمبئی سے تشریف نہ لا سکے اس لئے جناب ڈاکٹر شاہنواز صاحب نے غیر مسلموں کے اعتراضات کے جوابات پر اپنا قابل قدر مضمون سنایا۔

Digitized by Khilafat Library

۲۷ دسمبر ۱۹۳۱ء بروز اتوار دوسرے دن۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد جنابہ استانی مریم بیگم صاحبہ بیوہ حضرت حافظ روشن علیصاحب مرحوم نے اپنا مضمون "قرآن مجید ہی دنیا کے لئے مکتفی ہے" بہت عمدہ طرز سے پڑھکر سنایا۔ مضمون مفید ہے۔ جو مصباح میں چھپیگا۔ اس کے بعد حضور خلیفۃ المسیح علیہ السلام ٹھیک ۱/۲ ۱۱ بجے تشریف لے آئے۔ اور اپنی تقریر شروع کرنے کے پہلے فرمایا کہ:۔

میں نے اگلے سال عورتوں میں تحریک کی تھی۔ کہ "کشتی نوحؑ اور شہادت القرآن کو پڑھیں۔ اور جو نہ پڑھ سکتی ہوں۔ وہ دوسری بہنوں سے پڑھوا کر سنیں۔ سو میں اب معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ کہ میری اس ہدایت پر جن بہنوں نے عمل کیا ہو وہ کھڑی ہو جائیں۔ سو اسپر بہت سی بہنیں کھڑی ہو گئیں۔ تو حضور نے فرمایا۔ کہ میں تاکیداً پھر دوبارہ کہتا ہوں۔ کہ کشتی نوح کو بار بار پڑھیں اور سنیں اس کے بعد آپ نے اپنی تقریر دلپذیر شروع کی حضور ایک بجے کے بعد تشریف لیگئے۔ اور جلسہ برخاست ہوا۔ اور بعد از نماز ظہر حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے عقائد احمدیہ کیخلاف

بعض ضروری اعتراضات کے جواب پر تقریر فرمائی۔ انکے بعد غالباً حضرت مولانا شیر علی صاحب بی۔اے۔ نے ایمان اور اعمال صالح پر وعظ فرمایا۔ اور ختم اجلاس کا وقت ہوگیا۔

۲۸ر دسمبر ۱۹۳۲ء کو حسب معمول تلاوت اور نظم کے بعد جناب میر قاسم علی صاحب کی تقریر انی مھین من اراد اھانتک پر تھی۔ میں نے میر صاحب مکرم کی تقریر پہلے کبھی نہ سنی تھی۔ اس لئے شوق تھا کہ کبھی موقع میسر ہو تو میر صاحب مکرم کی تقریر سنوں سو خدا کے فضل و کرم سے موقع ملا۔ نفس مضمون کو بیان کرنے اور بات کا مغز نکالنے اور پورے طور سے تسلی بخش جواب دینے میں خوب ماہر ہیں۔ ماشاء اللہ۔ اللہ تعالےٰ ایسے عالی ہمت اور قادر الکلام شخص کو دن دونی طاقت لسانی اور زور قلم عطا فرمائے۔ ایسے بزرگ سلسلہ عالیہ کے درخشاں گوہر ہیں۔ آپ نے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے انجام ہی تک بیان کیا تھا۔ کہ وقت پورا ہوگیا۔ اور پھر حضرت مفتی صاحب سٹیج پر تشریف لائے آپ کا مضمون تبلیغ احمدیت میں احمدی خواتین کا فرض تھا۔ جو نہایت قابلیت اور درد دل کے ساتھ بیان فرمایا۔ یہ مضمون مصباح میں چھپے گا۔

اس کے بعد مبارکہ محمودہ صاحبہ کا مضمون اقتصاد منزل میں عورت مرد کو کس طرح مدد دے سکتی ہے۔ پر پڑھا گیا۔ اس کے بعد رپورٹ سالانہ لجنۃ اماء اللہ قادیان جنابہ سکرٹری صاحبہ سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ نے پڑھی۔ اور جناب حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کے وعظ اور دعا کے بعد کارروائی جلسہ ختم ہوئی۔ والسلام

سکینۃ النساء قادیان

Digitized by Khilafat Library

مائیں بچوں کی تربیت کو فرض جانیں

میں اپنی کمزور قلم سے بچوں کی تربیت پر بیان کرنا چاہتی ہوں۔ کہ مائیں اپنے بچوں کو تربیت دے کر ایک نایاب گوہر و سچا نگینہ بنا سکتی ہیں۔ جو ہر ایک کیا اپنا کیا پرایا سب کی نظروں میں مانند گل لالہ و گلاب خوشنما معلوم ہوتے ہیں۔ اگر مائیں چاہتی ہیں۔ کہ ہماری اولاد بڑی ہو کر بڑے بڑے عہدوں پر اور اعلےٰ اعلےٰ ترقیاں حاصل کرتی نظر آئے تو آپ صبح و شام ان کی تربیت پر لگ جائیں۔ انشاء اللہ تعالےٰ ایک وقت پر وہ تہذیب و اخلاق و شرافت کے مجسمے بن جائیں گے۔ اور کیا بلحاظ دین و کیا بلحاظ دنیا اپنی قوم کی بہبودی و فلاح کا موجب ہوں گے۔ اور آپ اپنے مولا حقیقی سے ثواب کی مستحق ہوں گی۔ لیکن میں دیکھتی ہوں۔ کہ میری بہنیں اپنی اولاد کی تربیت سے بالکل بے بہرہ و لاپرواہ ہیں۔ ان کو بالکل یہ احساس ہی نہیں۔ کہ جب تک ہم اپنی اولاد کی تربیت نہ کرینگی۔ تب تک خداوند کریم سے فلاح دارین نہیں حاصل کر سکتیں۔ کیا یورپینوں کے بچے ہمارے بچوں جیسے نہیں۔ یا ان کی مائیں ہماری جیسی عورتیں نہیں۔ اگر ہمارے بچوں جیسے ان کے بچے ہیں۔ یا ہماری جیسی ان کی مائیں عورتیں ہیں۔ تو پھر کیا سبب ہے کہ انکی

بات بات میں تعریف ہوتی رہتی ہے۔ یہی وجہ ان کی تعریف کی ہے۔ اور یہی وجہ ہماری قوم کی عورتوں کی تعریف میں روک ہے۔ یعنی ہماری قوم کی عورتوں نے ایک معمولی بات بچوں کی تربیت کو سمجھ کر پاؤں کے نیچے کچل دیا۔ اور زمانہ مستقبل کو نہ سوچا۔ اور اپنی اولاد کو اس بے بہا چشمۂ فیض سے محروم رکھا۔ برعکس انکے یورپین عورتوں نے بچوں کی تربیت کو اپنے اوپر لازمی امر سمجھا۔ اور اس لازمی امر کو نبھانے کے لئے سرتوڑ کوشش کی۔ بلکہ بچوں کی تربیت کو فرض عین جانا۔ اور اپنے ننھے ننھے بچوں کے بے لوث دلوں پر خوب تعلیم کا بیج بویا اور تربیت کے پانی سے سینچا۔ جس محنت کا پھل وہ آج پا رہی ہیں۔ کہ ہر ایک آدمی ان عورتوں کے بچوں کو حیرت انگیز نظر سے دیکھتا ہے۔ اور رشک کھاتا ہے۔ کہ کاش ہمارے بچے بھی ویسے ہی پڑھے لکھے ہوں۔ جیسے انکے ہیں۔ یا جیسے ان کے بچے تہذیب و اخلاق کے ممبر ہیں ہمارے بچے بھی ویسے ہی تہذیب و اخلاق کے مالک ہوں۔ لیکن اگر مالک ہوں تو کس طرح۔ جبکہ ان کی مائیں اپنے بچوں کی تربیت سے بے انتہا گہری نیند میں ہوں۔ اور ان کو معلوم بھی نہ ہو۔ کہ ہمارا بچہ آگ میں جل رہا ہے۔ یا پانی میں ڈوب رہا ہے۔ یا دلدل میں پھنس رہا ہے۔ اور ہم اس معصوم بچے کو آگ سے نکالیں۔ یا ڈوبتے کو بچاویں۔ یا دلدل سے باہر لاویں۔ ہمارے چھوٹے بچے کبھی بھی دنیا میں عزت و ثروت کیا بلحاظ دنیا یا بلحاظ دین نہیں حاصل کر سکتے۔ جبتک ان کی مائیں پوری پوری احتیاط سے کام نہ لیں گی۔ اور ہر ایک زمانہ کی سردی و گرمی سے نہ بچاویں گی۔

بہنوں کو چاہیئے۔ کہ بچوں کی تربیت اپنے اوپر ایک لازمی امر بلکہ فرض عین خیال کرلیں۔ اور دن رات کوشاں رہیں۔ کہ ہمارے بچے وقت کی تہذیب و اخلاق کے مالک ہوں۔ اور دنیا کے علاوہ دین میں بھی رنگین نظر آئیں۔ اور اپنے ہادی و رہنما پر جان قربان کرنیوالے ہوں۔ اور ایسا دین کا جوش ان کے دلوں میں موجزن ہو۔ کہ اگر دین کی خاطر ان کے گلے پر کوئی چھری پھیر دے تو اف تک نہ کریں۔ بلکہ خوشی سے اپنے گلے کٹوا دیں اور فراخدلی و وسیع حوصلگی سے اپنی جانیں قربان کردیں۔ کیا سبب ہے۔ کہ ہماری بہنوں کو اپنے بچوں کی تربیت کا خیال نہیں۔ یہی کہ ان کو معلوم ہی نہیں۔ کہ بچوں کی تربیت ہم پر فرض ہے۔ جس طرح نماز روزہ ہم پر فرض ہے۔ اسی طرح بچوں کی تربیت کو بھی خداوند کریم نے ماؤں پر فرض کیا ہے۔ اگر ان کو معلوم ہو۔ تو میں نہیں جان سکتی کہ جو مائیں اپنی اولاد کی ہر ایک بیماری کا علاج کرتی ہوں۔ اور ہر ایک تکلیف سے انہیں بچاتی ہیں۔ بچوں کی تربیت کا خیال نہ کرسکیں۔ میرے خیال میں تو ضرور کوشاں رہیں۔ کہ اپنے بچوں کو تربیت دے کر اپنی قوم کے سامنے پیش کرسکیں۔ میں نے اکثر ماؤں کو دیکھا ہے۔ کہ لڑکیوں کے مڈل و انٹرنس میں پاس ہونے پر خوشی کا اظہار کرتی ہیں۔ ہاں اگر دینی تعلیم میں بھی مڈل و انٹرنس پاس کریں۔ تو نورٌ علیٰ نور ہے۔ اگر دین سے کوری ہوں۔ اور نام کی مسلمان کہلائیں۔ اور ان کو معلوم بھی نہ ہو۔ کہ ہمارے مذہب میں کیا کیا مسائل

Digitized by Khilafat Library

ہیں۔ اور کیا کیا غیروں کے اعتراضوں کے جواب ہیں؟ تو پھر کیا فائدہ ان کی ڈگریاں پاس کرنیکا۔ کیا مائیں خیال کرتی ہیں۔ کہ ڈگریاں جو کہ دنیاوی ہوں۔ پاس کروا کے ہم خداوند حقیقی سے ثواب کی مستحق ہوں گی ہرگز ہرگز نہیں۔ بلکہ الٹا جواب دہ ہوں گی۔ کیونکہ مولا کریم سوال کریگا۔ کہ کیا میں نے آپکو اپنے پیارے سے دین میں جو کہ سب دینوں کا بادشاہ دین ہے۔ پیدا نہ کیا تھا۔ یا میں نے اپنے پیارے سے برگزیدہ کو دنیا میں نہ بھیجا تھا۔ اگر بھیجا تھا۔ تو کیا آپ نے اس سے فیضان کا شربت نہ پیا تھا۔ اگر پیا تھا۔ تو کیوں آپ نے اپنی اولاد کو اس میں شریک نہ کیا۔ اور کیوں انہیں رحمت کے چشمے سے محروم رکھا۔ اور کیوں انہیں دنیا کا کیڑا بنایا۔ اسوقت میری پیاری بہنیں کیا جواب دینگی۔ لہذا میری بہنوں کو بڑی جدوجہد کے ساتھ اپنی اولاد کو دین میں رنگین کرنا چاہیئے۔ اور ایسا پکا اور گاڑھا رنگ دیں۔ کہ تا دم مرگ وہ رنگ نہ اترنے والا ہو۔ جیساکہ کپڑے پر پکا رنگ دیا جاتا ہے۔ کپڑا پھٹ جاتا ہے۔ لیکن رنگ نہیں اترتا۔ اسی طرح آپ اپنی اولاد کو پکا دین کا رنگ دیں اور بچپن میں ہی اپنے بچوں کے دلوں میں دین کا بیج بو دیں اور خوب اچھی طرح سے ان کو تربیت کے پانی سے سینچیں۔ تاکہ جوں جوں بچہ بڑھتا جائے۔ تو دین کا بیج بھی اپنی جڑیں دل پر پکڑتا جائے۔ پھر کوئی آندھی ان کے اکھڑنے کا موجب نہ ہو۔

Digitized by Khilafat Library

میری عزیز بہنو! اپنی ہمت کی کمر باندھ لو۔ اور جبتک دم میں دم ہے۔ اپنی اولاد کو تمدنی و سیاسی تہذیبی و اخلاقی دینی و دنیاوی سب میں پوری پوری تربیت دو۔ لڑکیاں تو الگ رہیں۔ لڑکوں کو بھی ایسی ہی تربیت کریں۔ اگر لڑکے بی۔ اے۔ ایم۔ اے و ڈاکٹری و انجینئری۔ و فلاسفری پاس کر لیں۔ لیکن دین سے بالکل کورے رہیں۔ اور ان کو معلوم ہی نہ ہو۔ کہ دینی فرائض ہم پر کیا ہیں۔ اور کس لئے خدا نے ہمیں پیدا کیا۔ تو بہتر ہے۔ کہ ان سب ترقیوں سے دین کی اعلیٰ اعلیٰ سندیں و ڈگریاں حاصل کرتے۔ اور دینی تعلیم حاصل کر کے اپنی جانیں دین کے لئے وقف کرتے اور اپنی بیعت کی اغراض کو پورا کرتے۔ جیساکہ بیعت کے معنی ہیں بک جانا۔ اسی طرح سے اپنی ناک و کان و زبان و ہاتھ و پاؤں اپنی ہمت اپنی عقل و دماغ کو سب دین پر ہی خرچ کرتے۔ اور اپنی بیعت کے معاہدے کو بڑی مضبوطی سے پورا کرتے۔ تاکہ خدا کے فضل کے حقدار ہوتے۔

لیکن یہ سب کچھ مائیں اپنی تربیت کی بدولت اپنی لڑکیوں و لڑکوں کو سکھا سکتی ہیں۔ بشرطیکہ اس طرف تھوڑا سا وقت خرچ کریں +

کنیزہ فاطمہ بانو احمدی قادیان "بنت ڈاکٹر محمد علی خانصاحب افریقوی۔ اہلیہ میر عطاء اللہ خان صاحب احمدی)

توسیع اشاعت

مصباح کی بہنیں توسیع اشاعت مصباح کے لئے پوری پوری کوشش فرمائیں +

(مینیجر)

احساسِ فرض

۱۵ر نومبر کے مصباح میں برادرم مکرم ایڈیٹر صاحب کی اپیل "خواتین احمدیہ مصباح کیطرف توجہ کریں" پڑھی۔ دوبارہ پڑھی۔ سہ بارہ پڑھی۔ مجھے واقعی اپنی غفلت کا احساس پیدا ہوا۔ کیونکہ مصباح کو جاری ہوئے پانچ سال ہو گئے ہیں۔ لیکن آجتک ایک قدم بھی ہمارے اخبار نے ترقی کیطرف نہیں بڑھایا جہاں ہماری جماعت کے ایک درجن بھر مردانہ اخبارات کامیابی کے ساتھ چل رہے ہیں۔ وہاں زنانہ اخبار صرف ایک ہی ہو۔ اور وہ بھی روزانہ نہیں ہفتہ وار نہیں۔ مہینہ میں دوبار۔ اور وہ بھی اپنی ہستی کو باوقار قائم نہ رکھ سکے۔ تو یہ ہمارے احساسِ فرض کی غفلت کا نتیجہ نہیں تو اور کیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیاری بہنوں یہ غفلت و سستی کا زمانہ نہیں آج زمانہ میں ہر ایک قوم علمی جدوجہد میں مصروف ہے۔ ہمارا یہ ہندوستان ہفت اقلیم کا خلاصہ کہلاتا ہے۔ کیونکہ یہاں پر مختلف اقوام مختلف مذاہب مختلف تمدن کے لوگ بود و باش رکھتے ہیں۔ آپ خود ہی سوچ لیں۔ ہر ایک قوم ترقی تعلیم و تمدن میں ہم مسلم قوم سے بڑھی ہوئی ہے۔ عیسائی پارسی یہودی باوجود نہایت قلیل التعداد ہونے کے جدوجہد میں مسلم اقوام سے بڑھے ہوئے ہیں۔ اور ہم دور کیوں جاویں ہماری ہمسایہ قوم اہل ہنود ہی جو کہ نصف صدی بیشتر عزت و حکومت میں۔ دولت و ثروت میں۔ علم و حکمت میں۔ تہذیب و تمدن میں کسی طرح بھی ہمارے ہم پلہ نہ تھی۔ آج زندگی کی تگ و دو میں ہم سے بہت آگے بڑھ چکی ہے۔ ہر ایک محکمہ میں۔ تمام یونیورسٹیوں میں ملک کی کل اندرونی و بیرونی تجارت میں ہندوؤں کا ہاتھ ہی بالا نظر آتا ہے۔ اور عام اداروں میں ہندو عنصر بڑھ جانے کا جو خسارہ ہماری قوم کو پہنچ رہا ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں۔ یہ ترقی مردوں تک ہی محدود نہیں رہی۔ بلکہ وہ ہندو عورتیں جو کچھ عرصہ پیشتر اپنے دامن سنبھالتے اور گھٹتے ہوئے انسانوں سے ایک گز کے فاصلے پر سڑکوں پر چلتی پھرتی نظر آیا کرتی تھیں آج ہم انہی کی پوتیوں اور نواسیوں کے ناموں کے ساتھ (بی۔ اے) (ایم۔ اے) (ایم۔ ڈی۔ انچ امریکہ) (ایم۔ آر۔ اے لنڈن) و ایف ایچ آر ایس ایڈنبرگ کی اعلےٰ ڈگریاں شایع ہوتی ہوئی دیکھتے ہیں۔ اور یہ عورتیں رفاہ عام اور فلاح مستورات کے اعلےٰ سے اعلےٰ ادارے قائم کر کے اپنی قوم کے کمزور طبقے کو شاہراہِ ترقی پر پہنچانے کے فرائض نہایت احسن طریق سے انجام دے رہی ہیں۔ پس ان حالات کے ہوتے ہوئے قابلِ شرم ہے یہ بات کہ ہمارا ایک ہی اخبار ہو۔ اور وہ بھی ایسی کمزور حالت میں کہ بجائے نئے خریدار پیدا ہونے کے دو تین سو خریدار اس عرصہ میں کم ہو جائیں۔

اب تو بفضلِ خدا ہماری جماعت میں تعلیم یافتہ مستورات کی کمی نہیں ہے۔ بہتیری عورتیں مولوی پاس کر چکی ہیں بہتیری میٹرک پاس کر چکی ہیں۔ اور گذشتہ

دنوں میں تو انٹرمیڈیٹ کالج کے افتتاح کی مبارک خبر بھی شائع ہوئی تھی۔ لیکن صرف تعلیم حاصل کر لینے سے کوئی نتیجہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ جبتک کہ احساس فرائض بھی ساتھ نہ ہو۔ پس اعلیٰ تعلیم حاصل کرنیکا یہی مقصد نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ انتہائی شوقینی اور عمدہ تراش وخراش میں اپنا روپیہ خرچ کر چھوڑیں۔ اور زلفوں کی سجاوٹ اور جسمانی زیبائش میں وقت جیسی قیمتی چیز ضائع کر دیں۔ اور اپنے شوہروں کو اسراف بیجا کے بار گراں میں دبائے رکھیں۔ اس سے میرا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ عورتیں زیبائش جسمانی بالکل ترک کر دیں۔ کیونکہ عورت کی زیبائش جسمانی اپنے حظ نفس کے لئے نہیں۔ بلکہ کسی اور کی خوشنودی کا تقاضا ہوتی ہے۔ لیکن خیر الامور اوسطہا کے ماتحت حد اعتدال کے اندر ہر ایک چیز جائز ہے۔ ورنہ قابل اعتراض بنجاتی ہے۔ خصوصاً ہماری جماعت کے لئے۔ پس علم دار ہو جانے کے بعد ہمیں تعلیم نسواں کے اصل مقاصد کو کسی صورت میں نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ اول آئندہ نسل کی اعلےٰ تربیت کرنی اور اپنی اولاد کے حق میں بہترین مائیں ثابت ہونا۔ دوسرے مستورات میں سے جہالت کو دور کرنا اور علمی روشنی پھیلانے میں پوری پوری مدد کرنا۔ اسی اصل کے ماتحت ہر علم والی بہن پر اپنے اخبارات کی مدد کرنا۔ اور ہر ایک علمی اشغال میں پورے شوق کے ساتھ حصہ لینا لازمی ہے۔ اگر اس صاحب قلم صاحب حیثیت اور صاحب رسوخ بہنیں دامے۔ درمے۔ قلمے۔ سخنے۔ مصباح کی امداد کا عہد کر لیں۔ تو آج ہی اخبار ترقی کر سکتا ہے۔ میں باوجود اس مجبوری کے کہ اسقدر اردو دان بہنیں بالکل نایاب ہیں۔ ہر سال مصباح کو ایک خریدار دیتی رہی ہوں۔ اور آئندہ اس سے زیادہ کوشش کا وعدہ کرتی ہوں۔ نیز یہ بھی کہ ہر ماہ کم از کم ایک مضمون ضرور بھیجا کروں گی۔ یہ مشورہ ایڈیٹر صاحب کو پیش کرتی ہوں۔ کہ اعانت فنڈ مصباح قائم کریں۔ اور وقتاً فوقتاً بہنیں خانگی صدقات وخیرات میں سے کچھ رقم مصباح فنڈ میں بھی بھیجا کریں۔ جو کہ ترقی مصباح میں خرچ کی جاوے۔ سردست یہ عاجزہ پانچ روپے کی حقیر رقم اس فنڈ میں جمع کرنے کے لئے ارسال خدمت کرتی ہے۔ (جزاکم اللہ احسن الجزاء ایڈیٹر)

(محترمہ افضل النساء بیگم از جوہی ضلع لاڑکانہ علاقہ سندھ)

Digitized by Khilafat Library

عجیب سزا

مسٹر بیچلڈر نے چند بلبلیں پال رکھی تھیں۔ جن سے اس کو بڑی محبت تھی۔ مگر اس کے رشتہ دار ان بلبلوں سے محبت سے پیش نہ آتے تھے۔ مسٹر مذکور نے اپنے رشتہ داروں سے اس بدخلقی کا بدلہ اس طرح لیا کہ اپنے مرنے سے پہلے اپنے پچاس کروڑ کرون کے کاغذات زر جلا ڈالے۔ اور اسطرح اپنے تمام وارثوں کو ترکہ سے محروم کر دیا۔

ماہ مارچ ۱۹۱۲ء کے دنیا کے اخبارات نے اس نفرت اور غصہ کا حال نہایت تفصیل اور شرح بسط سے لکھا ہے۔

مصباح میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے۔

کمالِ فنِ جراحت

Digitized by Khilafat Library

انسانی زندگی کو بچانے میں سرجری کا جسقدر نمایاں حصہ ہے۔ اتنا کسی اور چیز کا نہیں۔ اسمیں کچھ شک نہیں کہ چند حالتوں میں سرجری بڑی بری طرح ناکام رہی ہے‘ لیکن انکی تعداد قلیل ہے۔ بلکہ امر واقعہ تو یہ ہے کہ بہت سے مردوں کو سرجری نے پھر سے زندہ کر دیا ہے۔

گذشتہ سال کا ذکر ہے۔ کہ انگلستان کے ایک مشہور و معروف ہسپتال میں ایک سات سالہ بچے کا اپریشن ہو رہا تھا۔ اپریشن معمولی قسم کا تھا۔ اسبات کا ذرا بھی خوف نہ تھا کہ اپریشن کے دوران میں بچہ کی موت لاحق ہو سکتی ہے۔ لیکن قدرت کی مرضی کے سامنے بڑے سے بڑے ڈاکٹر کی بھی پیش نہیں جا سکتی۔ چنانچہ اپریشن کے دوران میں ہی بچہ مر گیا۔ اس کے دل کی دھڑکن بند ہو گئی۔ سرجن نے فوراً ہارٹ کو گرم کرنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا۔ اور اس نے فیصلہ دیدیا کہ بچہ ہلاک ہو گیا۔ لیکن میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر میکفرین سرجن اس کے فیصلہ سے ذرا بھی متاثر نہ ہوا۔ اس نے بچہ کا پیٹ چیرا۔ اپنے ہاتھ سے بچہ کے دل کو مالش کی اسے گرمایا۔ چالیس منٹ کے بعد ہارٹ گرم ہوا۔ اسکی دھڑکن باقاعدہ ہو گئی۔ اپریشن ختم کیا گیا۔ اور بچہ کو وارڈ میں واپس پہنچا دیا گیا۔ بچہ کو ہوش آ گیا۔ اور اس نے اپنی والدہ کو بھی شناخت کیا۔ حالانکہ چالیس منٹ تک اسکا دل بے حس و حرکت رہا تھا۔ افسوس صرف اسبات کا ہے۔ کہ یہ بچہ اپریشن کے صرف بارہ گھنٹے بعد تک زندہ رہا۔ دوسرے الفاظ میں یہ کہ سرجری کا کمال تھا۔ کہ اس نے ایک مردہ بچہ کو موت کے بعد بارہ گھنٹے تک زندہ رکھا۔

سرجری کا ایک اور حیرت انگیز کمال ملاحظہ ہو۔ کہ سٹاک ہالم میں دو لڑکے جن کی عمر پندرہ سال کے لگ بھگ ہو گی۔ فرضی ڈوئل لڑ رہے تھے۔ انکے ہاتھ میں دو تیز چاقو تھے۔ ایک کا چاقو اتفاقاً دوسرے کی چھاتی میں جا گھسا۔ اور سیدھا دل پر جا کر لگا۔ لڑکے کو فوراً ہسپتال پہنچایا گیا۔ یہ متفقہ فیصلہ تھا۔ کہ چند منٹ سے زیادہ عرصہ تک لڑکا زندہ نہیں رہ سکتا۔ لیکن ایک نوجوان ڈاکٹر آرٹسٹ نے فوراً ایک حیرت انگیز اپریشن کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس نے بڑی تیزی اور ہوشیاری سے لڑکے کی چھاتی چیر ڈالی۔ دو زخمی ناڑیں نکالیں اور دل کے زخم کو ٹانکے لگا دیئے۔ تاکہ خون نکلنا بند ہو جائے۔ اور خون نکلنے سے فوری موت رک جائے۔ ڈاکٹر کی فوری امداد کامیاب ثابت ہوئی۔ اور لڑکا اس وقت صحت کی منزلیں طے کر رہا ہے۔

یہ اپنی قسم کا واحد کیس نہیں ہے۔ میڈیکل حکام نے اس سلسلہ میں جو اعداد و شمار شایع کئے ہیں۔ ان سے پایا جاتا ہے۔ کہ اس قسم کے پانسو پینتیس کیس ہسپتال میں لائے گئے۔ انکے لواحقین ان کی زندگیوں سے مایوس ہو چکے تھے۔ لیکن پھر بھی سرجری نے ان میں سے ۲۳۸ آدمیوں کی جان بچالی ؛

باورچی خانے کے چٹکلے

Digitized by Khilafat Library

انڈے کی سفیدی اچھی طرح پھینٹنے کے لئے ایک چھوٹا تانبے کا کٹورہ موزوں ہوتا ہے۔ کیونکہ تانبا مضبوطی اور خشکی پیدا کرنے کا باعث ہے۔

سخت گوشت پکانے میں ملائم ہو جائے گا اگر اس پر پہلے لیموں کا عرق خوب چھڑک لیا جائے۔

اگر چٹنی یا ایسے شوربہ میں جس میں ٹماٹر پڑے ہوں تیزابیت کی بکبکاہٹ معلوم ہو تو ذرا سی چینی ذائقہ ٹھیک کر دیگی۔ جن چیزوں میں سرکہ پڑے وہاں بھی یہ ترکیب کام دے سکتی ہے۔

آٹے کا برتن گرم و خشک جگہ میں رکھیں مرطوب جگہ میں رکھنے سے اس آٹے سے اچھے کیک پیسٹری نہ بنیں گے۔

جو کو دیر تک میٹھی آنچ پر پکانے کی ضرورت ہے اور اس کے دودھ کے ساتھ اچھی پڈنگ بنتی ہے۔

پیسٹری بناتے وقت چاقو یا کاٹنے کے اوزار کو گرم پانی میں ڈبو دو۔ اس طرح کنارے صاف کٹتے ہیں۔ اور تندور میں اچھی پھولتی ہے۔

کوہستانی نمک بڑی کار آمد چیز ہے۔ مرغ یا گوشت یا مچھلی صاف کرتے ہوئے اسے انگلیوں پر مل لیں۔ تو گوشت ہاتھ میں سے نہیں پھسلتا۔ کباب بھونتے وقت اگر کوئلوں پر اسے چھڑک دیا جائے تو کباب صاف اور چمکدار ہو جائیں گے۔ اور تندور میں کیک یا پیسٹری کے سانچوں کے نیچے چھڑک دیا جائے تو وہ تہ میں جھلسنے نہ پائیں گے۔

ایلومینیم پر دھبے پڑ جائیں تو بالو ریت تھوڑا سا عرق لیموں سے گیلا کر کے کارک سے رگڑیں۔ دھبے فوراً جاتے رہیں گے۔

بڑے مرغ یا مرغی کا گوشت چوزہ جیسا کرنیکی ترکیب یہ ہے۔ کہ گوشت کی معمولی بوٹیاں کرلی جائیں اور کسی مٹی کے برتن میں ½ پاؤ پانی یا یخنی سمیت ڈالدیں۔ اسی میں نمک ایک پیاز اور مصالحہ ڈالدیا اس برتن کو اس سے بڑے برتن میں رکھدیں جسمیں نصف پانی بھرا ہوا ہو۔ کسی تنور یا چولھے پر تین گھنٹے پکائیں۔ اس گوشت کی کھال اور ہڈیاں ہٹا کے مکھن میں بھونیں +

(محمد ظفر)

شکریہ و درخواست

محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ محترمہ افضل النساء بیگم کا بہت بہت شکریہ کہ وہ باقاعدہ و مسلسل و متواتر اپنے قیمتی مضامین سے امداد فرما رہی ہیں۔ انکے تمام مضامین چھپینگے۔ اس پرچہ میں تو صرف سالانہ جلسہ کی رپورٹیں اور رودادہی آسکی ہیں۔

دوسری تعلیم یافتہ بہنوں سے گذارش ہے کہ وہ بھی علمی مذہبی تمدنی معاشرتی و دستکاری کے مضامین سے مصباح کی امداد فرماتی رہیں خدا تعالیٰ اجر جزیل دیگا * (ایڈیٹر)

دُعا

بار الہا بیماروں کو شفا دے' ناتوانوں کو توانائی دے۔

غریبوں کو تونگری دے' تونگروں کو سخا دے' طالبوں کو مطلوب دے۔ جاہلوں کو علم دے' عالموں کو عمل دے' محکوموں کو اطاعت دے۔ حاکموں کو عدل دے' شاہوں کو رجا دے' بے اولادوں کو اولاد دے' بے وارثوں کو وارث دے' محتاجوں کو دولت دے' دولتمندوں کو قناعت دے۔ ضعیفوں کو طاقت دے' طاقتوروں کو علم دے' جسمانی اندھوں کو بینائی دے' روحانی اندھوں کو معرفت کا نور دے' بے ایمانوں کو ایمان دے' ایمانداروں کو حق الیقین دے' بے راہوں کو راہنما دے' راہنماؤں کو صراطِ مستقیم پر چلانے کی توفیق دے' چودھویں صدی کے علماء کو مسیح موعود کی شناخت دے' گنہگاروں کو توفیق استغفار دے' نالائقوں کو لیاقت دے' کمینوں کو شرافت دے' مہجوروں کو وصل دے' متکبروں کو عجز دے' بے روزگاروں کو روزگار دے' بدخواہوں کو رسوائی دے' حاسدوں کو آتش حسد سے نجات دے' ویرانوں کو آبادی دے' ناشادوں کو شادی دے' بے عقلوں کو عقل دے' نو عمروں کو عمر دے' بیکسوں کو نصرت دے' ظالموں کو رحم دے' نامرادوں کو مراد دے' عارفوں کو معرفت حقیقی دے' عابدوں کو ذوق عبادت دے' زاہدوں کو ذوقِ ریاضت دے' اے قاضی الحاجات ہر آرزومند کی وہ نیک آرزو جو وہ زمانے سے چھپا کر صرف تیری درگاہ میں پیش کرتا ہے۔ ان سب کو پورا کر چکنے کے بعد اس ناچیز سائلہ کو بھی کچھ دے۔ وہ کیا؟ ؎

یوسف کو صبر خضر کو عمرِ دراز دے ۔ اے بے نیاز مجھکو دلِ بے نیاز دے
بحرِ بلا میں ڈوب کے نکلے جو سربکف ۔ سینے میں میرے وہ دلِ دانائے راز دے

(فضل النساء بیگم جوہی)

Digitized by Khilafat Library

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶
اخبار مصباح قادیان - دارالامان ضلع گورداسپور (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library

۱

۳

۲

۴

رومال کا ایک گوشہ درمیانی پھول

یہ بیلیں میز پوش اور تکیوں کے غلافوں پر ڈی۔ ایم۔ سی کے گولوں سے اور اگر نکالنا چاہیں تو یہ بیلیں کرسیوں کی گدیوں پر سینگوں سے بھی بہت اچھی بن سکتی ہیں۔

۲، ۳ مرسلہ سعیدہ خانم بنت شیخ عباد اللہ خاں صاحب
پلیڈر دھودی پٹیالہ سٹیٹ

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔